بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین

قادیان میں ہے

جلد (۷)

فی پرچہ ۲ر

لے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ ایل ۲۹۹

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر الزمان

قیمت از طلباء وغرباء وغیر مذاہب

گورنمنٹ ملنا

نمبر (۱۳)

افریقہ

۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائیٹر (میاں معراج الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ یکم مئی ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے۔ اب تک تو یہ تھا۔ کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ لیکن اس وقت سردست پروپرائیٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے۔ اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے۔

آئندہ کوئی رسید زر یا خط وکتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط وکتابت پر صرف الفاظ مینجر بدر لکھنے چاہئیں ہاں جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے ہوں۔ وہ صرف ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... عام قیمت پیشگی ... مابعد ... فی پرچہ

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اُن سے بحساب بعد بیجا دیگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی ادا قیمت کریں اُنکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں...

(کتبہ عاجز محمد حسن احمدی)

بدرِ مسیح

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲-اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

غالباً ۲۵-مارچ ۱۹۰۸ء

۱- امثال الرحمة - اول الذکر و آخر الذکر

ترجمہ - رحمت کی مثالیں - پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا-

۲- حم - تلک ایات الکتاب المبین

ترجمہ - کھولکر بیان کرنیوالی کتاب کے یہ نشانات ہیں-

۳- لا تتذ دوہ جادیة

۴- کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے

شب درمیانی ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱- احسن اللّٰہ امرک

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا

۲- احسن اللّٰہ امری

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا

۳- یاتین من کل فج عمیق

ترجمہ - میرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے

۴- امید سے بڑھکر

۵- رعایا میں سے ایک شخص کی تھوڑی (؟) فتح

نشان بہت ہیں پر امتحان کرنیوالے کیواسطے کچھ نہیں

۳۱-مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر ایک شخص نے اپنے گناہوں سے مکدر ہونیکا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ جسطرح اور لوگوں نے نشانات دیکھے ہیں مجھے بھی نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا - کہ اللہ تعالیٰ بیشک جواد کریم اور رحیم ہے لیکن اوس نے یہ بھی فرمایا ہے - کہ لیس للانسان الا ماسعیٰ اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آجکل بد قسمت لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت صرف ایک پھونک مارنے سے کسیکو قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے برخلاف ہے انبیاء سے بڑھکر کون ہے دیکھو انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کسقدر مصائب اٹھائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انسانوں سے افضل اور تمام رسولوں سے افضل ہیں آپنے کس قدر عبادت اللہ تعالیٰ کی اور اپنے تزکیہ کیخاطر مصائب اٹھائے انسان مرہی رہتا ہے تب خدا اسکی طرف توجہ کرتا ہے قرآن شریف سے ثابت ہے - کہ مجاہدین قاعدین پر بڑا درجہ رکھتے ہیں - سنت اللہ کیمطابق صحیح راہ پر صدق اور اخلاص کے ساتھ جو شخص کوشش کرتا ہے وہی کچھ درجہ حاصل کرسکتا ہے - اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ چاہتے ہیں کہ میں صرف اتنے پر راضی ہو جاؤں کہ وہ مونہہ سے کہدیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہیں کیگئی - دیکھو صحابہ نے کس طرح درجات حاصل کئے اپنی جانیں پانی کیطرح بہادیں - شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور باوا فرید سب خدا کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کرنیوالے تھے تب اون کو یہ انعام حاصل ہوئے - ممکن نہیں کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جبتک کہ وہ اوس سعی کرنے کے سے نہ گذرے جس سے تمام اولیاء گذرتے ہیں دیکھو دانہ جب خاک ہو جاتا ہے تب وہ اگتا ہے ہر ایک شخص جو کوشش کرتا ہے اور صبر کرتا ہے حد مقرر نہیں کرتا کہ اتنے عرصہ میں یہ ہو جاوے - وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے -

باقی نشانات تو بہت ہیں مگر نشان مانگنے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے - کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان مانگے تھے - کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جا اور پر کتاب لا اور وہ کر - آپنے جواب میں ان کے نشان کو پورا نہیں کیا - بلکہ یہی کہا کہ نشان خدا کے پاس بہت ہیں اور نشان دکھلائے جاتے ہیں - مگر خدا کو کسی کی پرواہ نہیں کہ وہ انسان کی خواہش کی پیروی کرے اسجگہ بھی بیشمار نشان ظاہر ہو چکے ہیں وہ کتابوں میں درج ہیں - آپ ان کو پڑھیں وہ نشان بوسیدہ نہیں ہو گئے پرانے نہیں ہو گئے آجکل کی باتیں ہیں اون کو دیکھنے والے یہاں موجود ہیں ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھلایا جائے - قرآن شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا ہے قرآن کو پڑھو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ تم ایسے نشان مانگو ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں تحریک ڈالدیتا ہے لیکن مومنوں کیواسطے جائز نہیں کہ وہ نشان طلب کریں اور ایسا سوال کرنیوالوں کے واسطے ہمارا وہی جواب ہے جو تمام انبیاء ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں

چندہ تعمیر مدرسہ

چونکہ بعثہ کا کام شروع ہے اور روپیہ کی ضرورت فوری ہے لہذا سب احباب کیخدمت میں التماس ہے - کہ چندہ تعمیر مدرسہ کا جسقدر فراہم ہو چکا ہے وہ بہت جلد روانہ کر دیں تاکہ کام میں حرج اور نقصان نہ ہو نیز وعدہ داروں کا روپیہ جلدی وصول کرنے کی کوشش کی جاوے - محمد علی

زمینداروں کے واسطے ایک نمونہ

چوہدری حاکم علی صاحب احمدی نمبردار چک پنیار اور بابو غلام حسن صاحب احمدی ساکن لوپوکے متصل وزیر آباد حال اسٹیشن ماسٹر اپنے علاقہ کے معزز زمیندار ہیں چوہدری صاحب کے لڑکے غلام مصطفیٰ کی نسبت بابو صاحب کی لڑکی مسماۃ زینب بی بی کے ساتھ پہلے ہو چکی تھی - چنانچہ ۲۶-مارچ ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک میں قبل نماز ظہر جس وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے یہ نکاح بمبلغ پانصد روپیہ مہر حضرت مولوی نور الدین نے پڑھا اور سنت نبویہ کے طریق پر بعد نکاح کچھ چھوہارے اور شرینی تقسیم کیگئی - لڑکی کیطرف سے بابو صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریری اجازت لیکر حضرت مولوی نور الدین صاحب خود وکیل تھے اور لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس میں خاص طور پر خوشی کی ایک بات یہ ہے کہ زمینداروں کی قوم میں جسقدر قبیح رسمیں اور فضول خرچیاں ہوتی ہیں اور ان کو بیجا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی بیخکنی کیواسطے ہر دو صاحبان نے ایک نمونہ دکھلایا ہے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب اپنی رحمت اور برکت کا بنائے - آمین -

متوفی کو ثواب پہنچانے کی ایک عمدہ راہ

برادر بابو عبد الرحمان صاحب کلرک افریقہ نے اپنے عزیز فرزند عبد العزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ایک

ڈائری

القول الطیب

[illegible] مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ صبح سیر

رازِ نصرت اودہ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادون کا ذکر تہا۔ کہ جب اونہون نے غدر مین حصہ لیا اور گورنمنٹ کی بغاوت کی۔ تو گورنمنٹ نے ان کے محلون کو گرا کر وہان ہل چلادیا۔ فرمایا۔ یہ ان لوگون کو اپنی بدعملیون کی سزا ملی ہے۔ چغتائی سلطنت کا آخری دنون مین یہی حال تہا۔ کہ سواے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان مین کوئی بات نہ تہی۔ اسلامی شعار بالکل پائے نہ جاتے تہے۔

خدا تو مسلمانون کی نصرت کرتا ہے پر کوئی مسلمان بھی ہو

جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالے اوسے سنبھال لیتا ہے۔ خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی مدد ساتھہ نہ تہی۔ تو بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ توریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

"اور جب ہم نے حورب سے کوچ کیا۔ تو جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمین فرمایا تہا۔ اس بڑے اور ہولناک بیابان مین گئے جسے تم نے اموریون کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر قادس برنیع مین آئے۔ تب مین نے تمہین کہا۔ کہ تم اموریون کے پہاڑ تک پہونچے ہو۔ جو خداوند ہمارا خدا ہمین دیتا ہے دیکھو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجھے عنایت کی ہے۔ چڑھ اور اس کا وارث ہو۔ جیسا خداوند تمہارے باپ دادون کے خدا نے فرمایا ہے۔ تو مت ڈر اور بے دل نہ ہو۔

تب تم سب مجھہ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بھیجین گے۔ وے جا کے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کرین اور ہم کو خبر دین کہ کس راہ سے وہان چڑھہ جائین۔ اور کون سے شہرون مین داخل ہو دین۔ سو وہ بات مجھہ کو خوش آئی۔ اور مین نے تم مین سے فرقے پیچھے ایک ایک آدمی کرکے بارہ آدمی لئے۔ اور وے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور وادی اسکال مین آئے اور اوس کی جاسوسی کی۔ اور وے اس زمین کے میوؤن مین سے اپنے ہاتھون مین لیکے ہم پاس اتر آئے۔ اور ہمین خبر پہونچائی۔ اور بولے۔ یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے۔ اچھی زمین ہے۔ تو بہی تم چڑھنے پر راضی نہ ہوئے۔ بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی اور تم نے اپنے خیمون مین کُڑکُڑا کے کہا۔ از بسکہ خداوند ہمارا کینہ رکھتا ہے۔ اس لئے ہم کو مصر کی زمین مین سے نکال لایا تاکہ ہمین اموریون کے ہاتھہ مین گرفتار کروا دے اور وے ہمین ہلاک کرین۔ ہم کہان چڑہین۔ ہمارے بہائیون نے تو یون کہہ کر ہمین بے دل کر دیا۔ کہ وے لوگ تو ہم سے بڑے اور لمبے ہین اور اون کے شہر بہی بڑے اور اون کی دیوارین آسمان تک ہین اور ہم نے بنی عناق کو وہان دیکھا۔ تب مینے تمہین کہا۔ ہراسان نہ ہو اور اون سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اور اس سارے کام کے مطابق جو اوس نے تمہارے لئے مصر مین تمہاری آنکھون کے سامنے کیا اور بیابان مین بہی جہان تم نے دیکھا۔ کہ کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے جیسا مرد اپنے لڑکون کو لئے پھرتا ہے تم کو اوس سارے راستے مین جس مین تم چلے آئے۔ اٹھایا گیا۔ یہان تک کہ تم اس جگہ آپہونچے۔ تب بہی اس بات مین تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ مین تم سے آگے جاتا تہا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہان تم اپنے خیمے کھڑے کرو۔ رات کو آگ مین ہو کے تاکہ تمہین وہ راہ روشن کرے۔ جس مین تم چلو۔ اور دن کو بدلی مین ہو کے۔ تب خداوند نے تمہاری باتین سنین اور غصے ہؤا اور قسم کہا کے۔ یون بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگون مین سے ایک بہی اس اچھی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ مین نے ان کے باپ دادون سے قسم کہا کے کیا ہے نہ دیکھیگا۔ مگر یفنہ کا بیٹا کالب اوسے دیکھیگا۔ اور مین یہ زمین جس پر اوس نے قدم مارا ہے۔ اوسے اور اس کی نسل کو دون گا اسلئے کہ اوس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارے باعث سے خداوند مجھہ پر بہی غصے ہؤا اور بولا تو بہی اوس مین داخل نہ ہو دیگا۔ لیکن نون کا بیٹا یشوع۔ جو تیری خدمت مین کہڑا ہے اوس مین داخل ہوگا۔ تو اوس کی قوت بڑہا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اون کی میراث مین لے جاوے گا۔ اور تمہارے بچے جنہین تم نے کہا کہ شکار ہو جاوین گے۔ تمہارے لڑکے جنہین اس دن نیک و بد کا امتیاز نہین تھا۔ وہان داخل ہون گے اور مین وہ اونہین دونگا۔ اور وے اوس کے وارث ہون گے۔ پر تم جو ہو سو لوٹ جاؤ اور دریائے قلزم کی راہ بیابان مین کوچ کرو۔ تب تم نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ سو ہم مطابق اوس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑھ جائین گے اور جنگ کرین گے پہر تم سب کے سب ہتھیار باندھ کے طیار ہوئے۔ کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو اونہین کہہ کہ اوپر مت چڑھو اور جنگ نہ کرو کہ مین تمہارے درمیان نہین ہون نہ ہو کہ تم اپنے دشمنون کے آگے مارے پڑو۔ سو مین نے تمہین وہ کہدیا پر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تب اموریون نے جو اوس کوہ پر رہتے تہے۔ تمہارا سامنا کیا اور شہد کی مکھی کی مانند تمہین رگیدا اور شعیر مین حرمہ تک تمہین مارا۔ تب تم پھرے۔ اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سُنی نہ تمہاری طرف کان رکھا۔ تب تم بہت دن تک قادس مین رہے۔ اون دنون کے مطابق کہ اس جگہ ٹھہرے۔" ایڈیٹر)

دیکھو صلاح الدین مسلمانون کے درمیان ایک نیک بخت آدمی تھا۔ تمام یورپ کے مسلمانون نے کیسے کیسے سخت حملے اسپر کئے۔ مگر وہ سب مین فتحیاب ہؤا۔ کیونکہ اوس نے صلاح و تقوے کو اختیار کیا تہا اور خدا تعالے کی طرف اوس کا رجوع تھا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب کا کچھہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمۃ بارہوین اور تیرہوین صدی عیسوی مین تمام عیسائی سلطنتیں ایکا کر کے مسلمانون کے برخلاف جہاد کیواسطے اٹھی تہین چونکہ یہ اون کا مذہبی جنگ تھا۔ اور دین کی خاطر اونہون نے یہ کشت و خون روا رکھا تہا۔ اس واسطے اوس کو وہ صلیبی جنگون کے نام سے تعبیر کرتے تہے عیسائیون کی غرض اس جنگ سے یہ تہی کہ شام کا مقدس ملک جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ توریت مین تہا۔ کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ بندون کے قبضہ مین رہیگا اس

ملک کے مسلمانون کے ہاتھون سے ظالمانہ تلوار کے زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی طاقت کچھ ہستی نہین رکھتی تھی۔ مگر چونکہ اسلامیون مین روحانیت موجود تھی اس واسطے باوجود تھوڑا ہونے کے مسلمان عیسائیون پر فتحیاب ہوئے عیسائیون کی مہربانی سے ان جنگون مین طرفین کے ساٹھ لاکھ جان ہلاک ہوئے۔ تھے ان خوفناک جنگون کے وقت جن مسلمان بادشاہون نے عیسائیون کا مقابلہ کیا۔ ان مین سے ایک بزرگ اور نیکوکار صلاح الدین بھی تھا جس نے تیسرے صلیبی جنگ مین عیسائیون کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیون کے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو جنگون مین عیسائیون کے قبضہ مین آچکا تھا۔ عیسائیون کے ہاتھون سے پھر چھین لیا۔ اور شہنشاہ جرمنی و فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یورپ کو ہوشیار مین اپنے مقابلہ کیواسطے بلالیا۔ مگر یروشلم کو نہ چھوڑا تمام عیسائی سلطنتین اوس کے مقابلہ مین عاجز آگئین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم

۵۳۲ ہجری مین تکریت مین پیدا ہوا تھا۔ ابتدا مین دمشق کا کوتوال اور دیوان کا والی مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نورالدین بادشاہ کے خواص مین داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ جو عجوبہ نما ہے یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ مصر مین ایک جگہ سویا ہوا تھا۔ جہان اوس کے پاس صرف ایک غلام بھی سویا ہوا تھا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت الٰہی سے وہ مکان محفوظ رہا۔ کیونکہ خدا نے اوس سے ایک عظیم الشان کام لینا تھا۔ جب صلاح الدین کے چچا شیر کوہ نے مصر مین تھوڑی سی فوج کے ساتھ عیسائیون کو شکست دی۔ اوس وقت صلاح الدین فوج کے قلب کا سردار تھا۔ عیسائیون کی فوج کی کثرت کے سبب بعض مسلمان سردار گھبرا گئے تھے۔ اور انہون نے رائے دی تھی کہ ہم تھوڑے ہین جنگ نہ کی جائے۔ اسواسطے جن دو بہادرون نے ہر حال جنگ پر آمادگی ظاہر کی اون مین سے ایک صلاح الدین تھا۔ خلیفہ عاضد نے اپنے وزیر شیر کوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اوس وقت خلیفہ عاضد نے جو حکم نامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تھا اوس مین صلاح الدین کی نسبت ایک سچی پیشگوئی کی تھی اس عبارت کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا بچہ ہے اور اوس کے گھر کا پروردہ ہے۔ گھوڑون کی پیٹھین تمہارا وطن ہے۔ اور خیمون کے سائے تمہارے مسکن ہین۔ جہاد کے غبارون کے اندھیرون مین تمہاری خوبیون کے ستارے چمکین گے اور اوس کے مصائب کے کھوجون مین تیرے مناقب پڑھینگے۔ نیزون سے اون کے غلاف اوتارا اور تلوارون کی دھارون مین غوطہ کھا خدا کے دین کو جمع کرنے کے لیے عطیات کی گرہون کو کھول۔ دشمنون کے خون کے نالے بہا دے اور اون کے سرٹیلون پر کھڑے کر دے یہان تک کہ خداتعالےٰ وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت امیرالمومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنون کیواسطے ذخیرہ کیگئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لیے ایک شہادت ہے"

زمانہ وزارت مین صلاح الدین نے دمیاط اور عقلان اور رملہ اور دیگر مختلف مقامات مین عیسائیونکو شکست دی۔ ۵۶۷ھ مین خلیفہ عاضد کے مرنے پر صلاح الدین مصر کا حاکم ہوگیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے کے بعد تھوڑے سے بہت جھگڑے فساد کے پیچھے صلاح الدین شام کا بھی بادشاہ ہوگیا۔ اس عرصہ مین عیسائی صلیبی جنگون کے درمیان بیت المقدس کو فتح کر چکے ہوئے تھے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین بیت المقدس کی فتح کرنے اور اوس کو واپس اسلامی سلطنت مین داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور ۱۵ روز کے محاصرہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۷ رجب ۵۸۳ھ کے ان کو امان دیدیا۔ حالانکہ عیسائیون نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو پوپ کے پاس ان الفاظ مین رپورٹ کی تھی۔ اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنون کیساتھ جن کو ہم نے شہر مین پایا کیا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے کہ رواق سلیمان اور گرجا مین ہمارے گھوڑے گھٹنون تک مسلمانون کے ناپاک خون مین چلتے رہے۔ اس جگہ اخلاق محمدی اور اخلاق عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیئے اس کے بعد یورپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ بیت المقدس پر چڑھ چڑھ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کرین لیکن خداتعالےٰ نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ سب شکستین کھا کھا کر بیرنگ واپس گئے۔ (ایڈیٹر)

افیون اور حقّہ چھوٹ گیا

۲۵ مارچ صبح۔ حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت کے حضور مین حاضر تھے اونہون نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تھی۔ بیعت کے بعد مین شرمندہ ہوا کہ اب تک مجھ مین ایسی عادتین پائی جاتی ہین۔ تب مین جنگل مین جا کر خدا کے آگے رویا اور بہت دعا کی اور پھر یکدفعہ دونون چیزون کو چھوڑ دیا نہ مجھے کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خداتعالیٰ کا فضل ہے۔

جہنم دائمی نہین

۲۵ مارچ صبح۔ قبل ظہر۔ فرمایا بہشت کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جسکا انقطاع نہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان بھی مومنون کو کھٹکا رہتا کہ کہین نکال نہ جاوین لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہین بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہونگے۔ خداتعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی ہے آخر انسان خدا کی مخلوق ہے خداتعالیٰ اس کی کمزوریون کو دور کر دیگا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔

نظم

اکمل صاحب نے اپنے ایک دوست کیطرف سے درج اخبار ہونے کیواسطے مجھے دی ہے ایسی لطیف نظم لکھنے والے کو خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت، فصاحت، صداقت اور اخلاص سے پر ہے (ایڈیٹر)

تجھے پہچانتے ہین ہم حبیب کبریا تو ہے
مسیح مجتبیٰ تو ہے بروز مصطفےٰ تو ہے

بدی سے پاک کرکے ہم کو شفا دی دست قدرت سے
تو ہم مُردون کو زندہ کرکے عیسےٰ سے سوا تو ہے

نرالا ثانی زمانے مین کوئی ہمنے نہین پایا
زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد باخدا تو ہے

بروز حضرت عیسیٰؑ بروز حضرت موسےٰؑ
غرض کس کس کو گنواؤن بروز انبیاء تو ہے

خدا سے ہمکلامی کا شرف تجھ کو ہی حاصل ہے
ہماری کشتی امت کا واللہ ناخدا تو ہے

اندھیری رات گر سمجھین زمانے کو تصور مین
تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ اب بدر الدجیٰ تو ہے

گنہگارون کو تو نے اک نظر مین غوث کر ڈالا
اثر تیرا ہے ایسا امد ایسا باصفا تو ہے۔

بدرِ منوّر
مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱ - مارچ ۱۹۰۸ء)

ربّ ھذا البیت اس گھر کے رب کی عبادت کرو اس مین اس گھر کے متعلق جو اللہ تعالےٰ کی خاص ربوبیّت کے نشانات ہین ان کی طرف اشارہ ہے اس قسم کا محاورہ توریت مین بہی ہے مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو - اسحٰق کے خدا کی عبادت کرو - تم اپنے باپ دادون کے خدا کی عبادت کرو - جو کہ تمہین ملک مصر مین سے نکال لایا - خانہ کعبہ کو بیت اللہ بہی کہتے ہین - اور بیت العتیق بھی کہتے ہین - قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطّہ بھی سرسبز و شاداب و سیراب نہرون اور نباتات کیساتھ ہو جائیگا - چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اوس کی عبادت مین مصروف ہونے اور توکل سے فائدہ اُٹھاکر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالین فرداً فرداً تو جو ہین سو ہین - مگر مجموعی طور پر ملک عرب مین اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے - کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کیواسطے خاص ہوئی - تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتون سے متمتع ہوگئی - حدیثون سے بہی ظاہر ہوتا ہے - کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام مین ہو اللہ تعالےٰ اس کے نفس مین تونگری دیدیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اوسے کفائیت کرتا ہے مگر جسنے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام مین شغل کیا - اللہ تعالےٰ اوس کی آنکھون کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اسے کفائیت نہین کرتا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گھر کیواسطے کی تہی - کہ ربّ اجعل ھذا البلد آمناً وارزق اھلہ من الثمرات - وہ دعا بھی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی اور اس سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن شریف مین جو پیشگوئی کی ہے کہ اولم یروا انا جعلنا حرماً آمناً ویتخطف الناس من حولھم - یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے ایک مفسر لکھتے ہین - عرب پہلے جاہل کہے جاتے تہے - اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے - اٰمنھم بالاسلام فقد کانوا فی الکفر المعھم من جوع الجھل بطعام الوحی - کافر تہے - خدا نے اون کو مسلمان بنا دیا - جہالت مین بہوکے تہے خدا نے طعام وحی سے مالامال کر دیا -

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی مکہ پر چڑہائی کی تہی اور اوس کو فتح کیا تہا اور آپ کے بعد بعض دیگر خلفاء کو بہی ایسا کرنا پڑا - اور سب کو فتح حاصل ہوئی - اور اہل مکہ نے شکست کہائی - کیونکہ یہ صاحبان بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہین ہوئے تہے مگر اوس کی حرمت کو قائم کرنے کیواسطے اور فساد کو مٹانے کیواسطے انہین ایسا کرنا پڑا تہا اس سے ایک نکتۂ معرفت حاصل ہوتا ہے - کہ اللہ تعالےٰ کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتھ کوئی ایسا تعلق نہین ہے کہ وہ جو چاہین سو کرین - بہر حال اون کی ہی رعائیت ہوگی - بلکہ خدا تعالےٰ کو اپنی توحید پیاری ہے اور وہ متقی اور صالح لوگون سے پیار کرتا ہے - خواہ وہ کہین ہون -

اہل مکہ کے نام اہل مکہ عرب والے اور گرد و نواح کے لوگ بسبب بیت اللہ کی عزت کے جیران بیت اللہ کہلاتے تہے اور اسی سبب سے ان کے نام سکان حرم ہ - خدا تعالیٰ کی حرم مین رہنے والے - ولاۃ الکعبۃ - کعبہ کے والی اور اہل اللہ بہی تہے -

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی - اور اب انشاء اللہ تفسیر سورہ فیل لکھی جائے گی -

مشکلات تفسیر جب سے اخبار بدر مین سلسلہ تفسیر القرآن آخری پارہ سے بالترتیب شروع ہوا ہے - تب سے آج تک سورہ ہائے - الناس[۱] - الفلق[۲] - الاخلاص[۳] - لہب[۴] - نصر[۵] - کافرون[۶] - کوثر[۷] - ماعون اور قریش - نو سورتون کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے - اور الحمد للہ قوم نے اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے - یہان تک کہ بعض دوست بہ سبب دوسرے اخبارون کے خریدار ہونے کے اور اتنی وسعت نہ رکھنے کے کہ دو اخبارین خرید کرین - تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے رہے ہین اور اب تک کرتے ہین - بمبئی سے بعض دوستون نے حضرت کی خدمت مین خاص عرضی بہیجکر اجازت حاصل کی تہی - کہ بعض سورتون کی اس تفسیر کو جو بدر مین چہپی ہے - دوبارہ بصورت رسالہ چہاپ کر کثرت سے شائع کرین - ایسا ہی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتون کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نماز مین درج فرمایا ہے میرا ان باتون کو کا ذکر کرنا اس واسطے ہے - کہ باوجود اس کم علمی اور کم عملی کے جو میرے شامل حال ہے تفسیر کے متعلق جو تہوڑی بہت محنت مین نے کی ہو اوس کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے بارآور فرمایا ہے - اور اس کے رحم پر بہروسہ کر کے مین امید کرتا ہون - کہ یہ ثواب بدر کے واسطے انشاء اللہ جاری رہے -

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہین - مین اپنے اندر کوئی لیاقت - کوئی علم - کوئی عمل - کوئی استعداد اس قابل نہین دیکہتا کہ مین تفسیر لکہون - صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری کے فرائض مجہے مجبور کرتے ہین کہ مین کچھ نہ کچھ تفسیر لکہون کیونکہ جب سے یہ اخبار برادر محمد افضل صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) نے جاری کیا تہا اوس سے اندر تفسیر کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ مین جاری رہا ہے - اس جگہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء کے اخبار سے اس عبارت کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا - جو گذشتہ سال کے ابتداء مین مینے سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے لکھی تہی - اور وہ یہ ہے -

اور پہر ایک یہ امر پیش آیا - کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجہے خائف کیا - کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور مین اپنے مین اس کام کیواسطے نہ علمی لیاقت رکہتا ہون - اور نہ عملی طاقت مذکورہ بالا سورتون کی جسقدر مینے تفسیر لکھی ہے - اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ میں نے اسی طرح سے بہم پہنچایا۔ اوّل کتب احادیث کے اس حصّہ کو دیکھنا جس میں آیات قرآنی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا۔ جیسے کہ تفسیر لطائف البیان اور اعظم التفاسیر۔ چہارم۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سنی ہوئی یادداشتوں سے فائدہ حاصل کرنا۔ پنجم۔ خود حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو تو اوس کو شامل کرنا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا اور توبہ کے بعد میں یہ تفسیر لکھتا رہا ہوں اور لکھنے کے بعد سورہ الناس حضرت مولوی نورالدین صاحب کو دکھا بھی لی گئی تھی۔ مگر باقی سورتوں میں یہ التزام نہیں ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط کے جی میں پھر بھی بہت ڈرا اور دعا کی۔ بعد میں نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے اس معاملہ میں مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہیئے اور چھپنے سے پہلے مضمون مجھے دکھا لیا کرو۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کے واسطے میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھا جسمیں اپنی علمی اور عملی کمزوریوں کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریداروں کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگوں کو نفع پہونچتا ہے مگر ضروری ہے کہ مولویصاحب کو دکھلا لیا کریں تا کہ غلطی نہو جائے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد میں نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ میری کمزوریوں کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنی پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرمائے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے واسطے اپنی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنا اور اون کے علم اور معرفت اور عمل صالح میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہندمین ایڈیٹری

گذشتہ سالوں میں جس قدر تفسیر اخبار میں درج کی گئی ہے وہ ناظرین کی امید سے بہت ہی تھوڑی ہے جسکی وجہ ایک تو وہی میری کم مائگی ہے جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس قدر تفسیروں کا پڑھنا۔ ان میں سے خلاصہ نکالنا۔ پھر اوس کو زمانہ کی ضروریات کے مطابق کرنا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے فوائد کا اس میں درج کرنا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اقوال کا اوس کے متعلق تلاش کرنا۔ پھر خود بھی تدبر کرنا۔ دعا کرنا۔ یہ سب کچھ کوئی تھوڑا کام نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کے لئے اوس کا حق پورے طور سے ادا کرنا ہو۔ تو اس کام کے واسطے بدر کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایک ایڈیٹر صرف اس کام کیواسطے خاص ہونا چاہیئے۔ جسے اور کسی طرف فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہندوستان میں ایڈیٹری کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کسی خاص مضمون کے واسطے ایک الگ ایڈیٹر رکھا جائے اکثر اخباروں کا یہ حال ہے۔ کہ ایڈیٹر کو علاوہ اخبار کی ایڈیٹری کے اوس کی مینجری بھی خود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب ایک جان خریداروں سے خط و کتابت کرے۔ نئے خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ مال کی قیمتوں کا حساب کتاب رکھے۔ روزانہ آمد و خرچ سمجھائے۔ اخبار کے فنڈ کی بڑہانے کی کوشش کرے اور فنڈ تھوڑا ہو جاوے تو اوس کی فکر کرے اخبار کو وقت پر نکالنے کا انتظام کرے۔ پریسمین اور کل کشوں کے ساتھ مشہور سر کھپائی کو بھگتے۔ یہ سارے دھندے بھی کرے۔ پھر اس کے ساتھ چالیس پچاس اخبار میں پڑھے۔ خبروں کا انتخاب کرے۔ نامہ نگاروں کے مضمون پڑھے۔ اون میں سے اچھے بُرے کا امتیاز کرے۔ ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ یہ سب کچھ کر کرا کے پھر قرآن شریف کا مفسر بھی بنے۔ اب ناظرین خود ہی سوچیں کہ وہ مفسری کے فرائض کس عمدگی سے ادا کر سکیگا خصوصاً جب کہ اوس کا انسان ہونا۔ کھانے پینے سونے اور زندگی کے دیگر لوازمات کا اس کے لاحق حال ہوتا۔ صاحب اہل و عیال ہونا بھی نگاہ میں رکھ لیا جاوے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیا جائے۔ کہ وہ مسلمان بھی ہے۔ پنج وقتہ نماز بھی پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے اور دیگر لوازمات اسلامی کا بجا لانا بھی اوس کیلئے ضروری ہے۔

غرض ایڈیٹری کے بہت سے مشکلات ہیں اور بالخصوص تفسیر نویسی میں اور بھی بڑھ کر۔ یہ تمام وجوہات اس امر کی مانع ہوتی رہیں۔ کہ اخبار بدر میں تفسیر باقاعدہ نکلتی رہے لیکن اب چونکہ پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی حالت میں اصلاح کی خاطر یہ انتظام کیا کہ تمام انتظامی کام کو ایڈیٹری کے کام سے الگ کر دیا ہے انہوں نے خود مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور اپنے تحت ایک اسسٹنٹ مینجر رکھا ہے اور عاجز کو ایڈیٹری کے کام کیواسطے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اسواسطے امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کا کام متواتر ہوتا چلا جائیگا اور ہر ایک اخبار میں دو صفحے اخبار کیواسطے الگ ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور درس قرآن شریف

بالآخر اس بات کا اظہار بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اگرچہ اس تفسیر کے لکھنے میں عاجز دوسری تفاسیر سے بھی مدد لیتا ہے مگر دراصل یہ سب کچھ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کی برکت اور فیض ہے کہ میں اتنا کچھ لکھ سکتا ہوں اور مجھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ذوق ہے کہ میں اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت کرتا ہوں درس قرآن شریف جو روزانہ حضرت مولویصاحب موصوف مسجد اقصیٰ میں دیا کرتے ہیں۔ اس کی ابتدا کچھ قادیان میں نہیں ہوئی۔ بلکہ مدت سے حضرت مولویصاحب موصوف قرآن شریف کی اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں میں چھوٹا سا تھا جب کہ میں نے یہ درس جموں و کشمیر میں سننا شروع کیا تھا اور یہی درس ہے جس نے مجھے مسلمان کیا اور پھر یہی درس ہے۔ جس نے مجھے احمدی بنایا۔ اور میں اس درس کو اس قدر متبرک پاتا ہوں کہ باوجود اتنا عرصہ سننے کے پھر بھی میں ہمیشہ اس کو اپنے واسطے برکات کا موجب پاتا ہوں۔ حضرت مولویصاحب کے درس میں ہی میں نے یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ بچے بھی اوس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور جوان بھی اور بوڑھے بھی بے علم بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور عالم بھی اپنے علم میں ترقی کرتا ہے۔ قادیان کی رہائش میں جو عظیم الشان نعمتیں ہم لوگوں کو حاصل ہیں اون میں سے ایک درس قرآن شریف بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم رکھے تا کہ ہم پر اوس کی برکتیں اور رحمتیں اس کے ذریعہ سے نازل ہوتی رہیں۔

آمین ثم آمین

بدر
۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

وطن میں ایک بے وطن

نمبر ۲

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر آیۃ الکرسی

گذشتہ اخبار میں اپنا سفرنامہ بھیرہ میں یہاں تک لکھ چکا ہوں کہ سیالی میں چند دوستوں کے ساتھ میں گیا۔ جہاں کہ ایک مختصر سا وعظ آیۃ الکرسی کے ترجمہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اس آیت شریف میں اللہ تعالے کی صفات حی و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے خدا تعالیٰ زندہ ہے یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے۔ [illegible] سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اوسی سے دوسروں کی زندگی قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اوس کے فضل سے ہم لوگ زندہ ہیں اور اوسی کے سہارے سے ہماری زندگیوں کا قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص دنیا میں زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہیں رہ سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ ان لوگوں کو جو کوئی وظیفہ یا دعا پوچھتے ہیں۔ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ نماز کے اندر سجدہ میں پڑھا کرو۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا میں تو ایک عاجز انسان ہوں اور بالکل مردہ ہوں۔ ہاں تو زندہ اور زندگی بخش میرا رب ہے۔ کیونکہ تو حی خدا ہے تو ہی ہمکو زندگی بخشتا ہے اور تجھی سے پھر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگانی کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا بھی تو ہی میرا رب ہے۔ اور روحانی زندگی کا دینے والا اور اوس کو قائم رکھنے والا بھی تو ہی ہے۔ میں عاجز ہوں۔ گنہگار ہوں۔ اپنے گناہوں کے سبب مردہ ہوں۔ تب مجھے روحانی زندگی عطا فرما اور جب مجھے روحانی زندگی مل جائے تو پھر اوسے قائم رکھ کیونکہ تو قیوم خدا ہے۔ میں تو کمزور ہوں پھر گناہ کیطرف جھکوں گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہوا۔ تو پھر گناہ کی غفلت میں گر کر مر جاؤں گا۔ پس برحمتک استغیث تیری رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہوں۔ اے حی اے قیوم اے زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری دستگیری کر۔ میری فریاد سن لے اور شیطان سے مجھے بچا۔ کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارا رب وہ ہے جسکو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند انسان جب ایک وقت کام کاج اور بیداری میں گذار چکتا ہے تو پھر اوسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ اونگھنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتیں ایسی ہیں کہ انسان کو اپنے جسم کی بھی کوئی خبر نہیں رہتی یہ بھی ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت میں انسان کا محافظ سوائے خدا تعالے کے اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا ہی ہے جسپر نہ اونگھ کا غلبہ ہے اور نہ نیند کا۔ وہی ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ اسی واسطے آیۃ الکرسی کا سونے کے وقت پڑھنا بہت موزوں ہے حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ اس آیت شریف کا پڑھنا موجب برکات ہے دیگر۔ جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر اونگھ اور نیند وارد ہوتی ہے ایسا ہی روحانی حالت بھی بعض اوقات ایک غفلت میں گر جاتی ہے اور ایک وقت جو انسان روحانی حالت میں چستی اور پھرتی اپنے اندر پاتا ہے [illegible] کرکے انسان کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالے کی ان صفات سے پناہ پکڑے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہیں اور کمزور ہیں ہماری روحانی حالت بسا اوقات گر جاتی ہے ایک اونگھ اسپر وارد ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی بیہوشی آجاتی ہے۔ پس ایسے وقت میں تو ہی حافظ اور ناصر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریوں سے بالکل پاک خدا ہے۔

اس سے آگے خدا تعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ خدا تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے عیسائیوں کیطرح ہمارا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان پر ہے اور زمین پر نہیں بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زمین اور آسمان ہر دو پر خدا تعالے کی سلطنت بکلی قائم ہے سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کسی دعا کے مانگنے کے وقت اوس کے حضور میں شرمندہ نہیں ہیں کیونکہ زمین اور آسمان میں کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہیں۔ پس اسی کیطرف اپنی التجا کا لے جانا جائز بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے نہ صرف اون کے حق میں بلکہ اون کے واسطے بھی جن کے لئے اس کے بندے سفارش کریں وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اوس کے اذن کے سوائے اوس کے حضور کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں اور اس میں راز یہ ہے کہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگوں کے اگلے اور پچھلے اعمال کیسے ہیں وہ جو اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اوس کے حق میں شفاعت قبول کی جاوے اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ [illegible] اپنے اختیار میں نہیں جب تک کہ خدا تعالیٰ دعا کے واسطے توفیق نہ دیوے۔ جسکے حق میں دعا قبول ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا ہوتا ہے اوس کیلئے ہزار کوشش کیجاوے دعا کی توفیق بھی کسی نیک خدمت کے [illegible] نہیں ہوتی۔ بارہا ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی اللہ جب دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام ہی اوس کی زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جسکے لئے دعا کیطرف پہلے سے اوس کی توجہ نہیں ہوتی اس میں بھی یہی راز ہے۔ کہ اوس شخص کے حق میں جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک مستجاب الدعوات انسان پر جب دعا کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو اس دروازے سے اوسے بھی گذار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و خبیر خدا ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور خدا کے علم پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ خدا جتنا چاہتا ہے کسی کو اپنے علم میں سے کچھ عطا فرماتا ہے جیسا کہ انبیاء کو علم غیب میں سے کچھ اطلاع دی جاتی ہے تاکہ اون کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو اور خدا تعالے کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پر ظاہر ہو۔

وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم۔ اس کی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر وسیع اور ان ہر دو کی حفاظت اوسے تھکا نہیں دیتی اور وہ علی اور عظیم ہے۔ اس جگہ کرسی سے یہ مراد نہیں۔ کہ خدا کسی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ انسان بیٹھتا ہے بلکہ کرسی سے مراد اس کی سلطنت اس کی حکومت اور اوس کا علم اور اس کی طاقت وسیع ہے کہ ہر چیز پر وہ غالب ہے اور سب پر اس کی حکومت جاری ہے جیسا کہ ایک ادنی مثال کے طور پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وائسرائے کی کرسی تمام برٹش انڈیا پر وسیع ہے اور لفٹنٹ گورنر کی کرسی علاقہ پنجاب پر وسیع ہے تو اس کے یہ معنے کوئی دانا نہیں سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی لکڑی کی کرسی بنائی گئی ہے۔ جسکی ایک ٹانگ برہما میں اور ایک کشمیر میں اور ایک سرحد میں اور ایک جنوبی ہند میں ہے اور اس پر وائسرائے بیٹھا ہوا حکومت کر رہا ہے۔ بلکہ یہ ایک محاورہ ہے اور کرسی کا لفظ صرف انسان کے سمجھانے کے واسطے ہے ورنہ اوس کی کیفیت کو صرف ربانی لوگ کچھ سمجھ سکتے ہیں

پس اے انسانو! ایسے خدا کی عبادت کرو جو ایسی وسیع طاقتوں والا ہے تاکہ تم اپنی مرادوں میں کامیاب ہو جاؤ۔ (میانی میں بہت کوشش کے بعد برادر حکیم سردار محمد صاحب کی بیعت [illegible] (ایڈیٹر)

سرگودہ

اس سے دوسرے روز میں اور ملک کرم الہی صاحب سرگودہ کو گئے۔ وہاں چھوٹی سی جماعت ہے مگر باہمت۔ اس جگہ شاخ انجمن احمدیہ قایم کی گئی جسکے سکرٹری مولوی فضل آلہی صاحب احمد آبادہ مقرر ہوئے اور پریزیڈنٹ جناب حافظ عبد العلی صاحب احمدی بی۔ اے (علیگ) مقرر ہوئے اور محاسب حاجی عبد اللہ صاحب مقرر ہوئے اور مدرسہ کی عمارت کے واسطے چندہ کی تجویز کی گئی۔ اور حضرت صاحب کے واسطے بھی دوستوں نے چندہ جمع کر کے دیا۔

مسجد احمدیہ سرگودہ

سرگودہ میں ایک بڑی خوشی ہم کو اس وجہ سے ہوئی۔ کہ وہاں کی جماعت نے ہمت کر کے ایک مسجد احمدیہ طیار کر لی ہے جو اگرچہ وسعت میں چھوٹی سی ہے مگر سرگودہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے واسطے ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ جس قوم نے خدا کا گھر بنایا اور خدا کی عبادت کے واسطے ایک جگہ مقرر کی۔ خدا تعالی ضرور اون کو برکت دیگا اور اون کا حامی اور ناصر ہوگا۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ اپنی جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ ہر جگہ خدا تعالے کی عبادت کیواسطے مساجد بنائیں جو لوگ خدا کے گھر کو آباد کرتے ہیں خدا اون کے گھروں کو آباد کریگا۔

آبادی سرگودہ

سرگودہ کی آبادی بہت کشادہ اور پر فضا ہے بازار فراخ ہیں کوچے اور گلیاں بھی فراخ ہیں۔ بہت عمدہ نقشہ پر یہ نیا شہر آباد کیا گیا ہے اور دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ عمارتیں عموماً یک منزلہ ہیں لیکن قریباً سب غلافی عمارتیں ہیں یعنے باہر سے پکی اور اندر سے کچی اور یہ طرز عمارت بالخصوص ایام زلازل میں بہت خوفناک ہے۔

شام کے بعد عاجز نے ایک وعظ کیا جس میں سورہ کہف کی پہلی دس آیات کی تفسیر اور ترجمہ سنایا گیا جو کہ اخبارات میں آگے بھی چھپ چکا ہے۔ سرگودہ میں ہمیں اپنے عزیز مرحوم بھائی چودھری منشی اللہ داد صاحب مہاجر کی یادگار اون کے بھائی چودھری راجہ خان صاحب کی ملاقات سے تازہ ہوئی اور شام کا کھانا اونہیں کے ہاں کھایا گیا۔ اللہ تعالی اوس مرحوم بھائی کو جنت میں اچھی جگہ دے اور اوس کے پسماندگان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔ آمین۔

چندہ لنگر

بھیرہ اور میانی اور سرگودہ سے جن احباب نے لنگر کیواسطے چندہ جمع کیا ہے۔ اللہ تعالی اون کو جزائے خیر دے۔ ان کے اسامی مفصلہ ذیل ہیں۔

بھیرہ

بابو غلام محمد صاحب ے۔ مخدوم محمد اعظم صاحب ے۔ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب عا۔ ملک سمند خان صاحب عا۔ شیخ غلام نبی صاحب عہ۔ مستری فضل احمد ولد اللہ جوایا صاحب عا۔ بابو فضل آلہی ولد بابو محمد امین صاحب عا۔ مولوی فضل آلہی صاحب غیر احمدی ۸۔ میاں حسن محمد صاحب کمہار ۸۔ ملاں اللہ دتہ صاحب عہ۔ مستری کرم آلہی ولد الہ بخش صاحب ۸۔ مستری امر آلہی صاحب ولد الہ بخش صاحب عہ۔ مستری الہ دین ولد امام دین صاحب عا۔ مستری قمر الدین ولد چراغدین صاحب عا۔ مستری فضلدین ولد الہ دین صاحب ۸۔ مستری فضل دین ولد شمس الدین صاحب ۸۔ شیخ عبد اللہ صاحب ا۔ مستری محمد اسمٰعیل ولد الہ دین صاحب عہ۔ مستری نیک محمد ولد فتح الدین صاحب ۸۔ مستری عبد الغفور صاحب عہ۔ مستری حاجی احمد ولد میاں موسی ۸۔ نامعلوم ا۔ مستری دین محمد صاحب ۸۔ مستری محمد صدیق ولد خدا بخش صاحب عہ۔ مستری محمد عظیم ولد فتح الدین صاحب ۸۔ مستری احمد ولد غلام محمد صاحب ۸۔ مستری محمد دین والہ دین صاحب ۴۔ مستری غلام الہی صاحب ۴۔ مستری نور احمد صاحب ولد میاں عبد اللہ صاحب ۲۔ شاہنواز خان مرحوم معرفت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ بھیرہ ۴۔ عاجز بشارت احمد صاحب عا۔ اہلیہ بشارت احمد صاحب عہ۔ والدہ بشارت احمد صاحب ۸۔ ہمشیرہ بشارت احمد صاحب ۸۔

میانی

شیخ غلام رسول صاحب عا۔ مخدوم محمد صدیق صاحب عا۔ مولوی سردار محمد صاحب عہ۔ میاں عبد اللہ صاحب ساکن کوٹ محمد خان صاحب ۸۔

سرگودہ

ڈاکٹر یعقوب خان صاحب عہ۔ بابو احمد الدین صاحب عہ۔ مولوی فضل آلہی صاحب عہ۔ منشی عبد اللہ خان صاحب اہلمد عہ۔ مستری محمد دین صاحب عا۔ مستری بھیجے خان صاحب عہ۔ منشی شمس الدین صاحب عا۔ چودہری راجہ خان صاحب عا۔ اہلیہ منشی عبد اللہ خان صاحب عہ۔

واپسی

واپس آتے ہوئے راستہ میں ملک وال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ اور فضل محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کی ملاقات ہوئی۔ ہر دو صاحبان دو تین گھنٹہ تک جو گاڑی کے چلنے میں وقفہ تھا میرے پاس رہے اور کلام آلہی کے معارف کی باتیں بڑے شوق سے سنتے رہے۔ جب میں واپس قادیان میں پہونچا اور حضرت کی خدمت میں احباب کا سلام پہونچایا۔ تو آپ نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے متعلق فرمایا۔ کہ بڑے مخلص اور بہت ہی قابل تعریف آدمی ہیں۔ مجھے کتے کے کاٹنے کی خبر کہیں حضرت کو بھی پہونچ چکی تھی۔ اوس کے متعلق دریافت فرمایا میں نے عرض کی کہ خفیف سا زخم تھا۔ جو اچھا ہو گیا۔ فرمایا چھوٹی عمر میں ایک دفعہ مجھے بھی ایسے ہی کتے نے کاٹا تھا (غالباً یہ اس امر کے اظہار میں تھا۔ کہ جب آپ اصلاح پر مامور ہوں گے۔ تو بہت سے کتے آپ کو کاٹنے دوڑیں گے۔ مگر سب نامراد اور ناکامی کے سبب دیوانے ہو کر ہلاک کئے جاوینگے (ایڈیٹر)

ضرورت واعظین

قادیان سے باہر جانا اور رہنا یہاں کے مہاجرین کو جسقدر ناگوار خاطر ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ باخبر آدمیوں

کا باہر جانا اور بے خبروں کو حالات سلسلہ سے آگاہ کرنا بہت ہی مفید ہوتا ہے ۔ بھیرہ میں اگرچہ میں چند روز رہا۔ تاہم لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ کئی سعید روحیں بیعت کے واسطے طیار ہوگئیں ۔ ایک معزز آدمی نے مجھے کہا کہ اگر آپ ایک ماہ بھیرہ میں رہیں اور اسی قدر وعظ کریں ۔ تو آدھا بھیرہ مسلمان ہو جاوے ۔ ممکن ہے کہ یہ اون کی اس محبت کا نتیجہ ہے جو اون کو میرے ساتھ ہے کہ یہ الفاظ اون کے منہہ سے نکلے ۔ مگر اس میں شک نہیں کہ باہر جانیوالے واعظین کی بہت ضرورت ہے ۔ گو میری اپنی حالت وہی رہی ۔ جو میں نے اپنے دوست اکمل کو بھیرہ سے ایک خط میں بدیں الفاظ میں لکھی تھی ۔ یہاں کے حالات میں آپ کو کیا سناؤں ۔ اپنے وطن میں ہوں اور پھر بھی وطن سے بہت دور ہوں ۔ اہل وطن کے لئے میرا آنا ایک عید بن گیا ہے ۔ پر میرا چاند میری آنکھوں سے اوجھل ہے ۔ دوست بہت خوش ہیں ۔ کہتے ہیں کہ جمعہ تک اور یہاں رہو ۔ کیوں نہ ہو ۔ یار کی گلی کا تو کتا بھی پیارا لگتا ہے ۔ اور میں تو پھر انسان ہوں ۔ حضرت امام کی حاشیہ نشینی میں جو کچھ سنا سنایا ہوا ہے اور طوطے کی طرح یاد ہے ۔ ان کو سناتا ہوں ۔ باغ باغ ہو جاتے ہیں ۔ طوطے کی طرح اس واسطے کہ میں بھی ان باتوں کا عامل ہوں پر عامل نہیں ۔ اب دوست چاہتے ہیں کہ اس طوطے کو پنجرے میں ڈال لیں ۔ پنجرے میں پڑنے کو تو میں بھی طیار ہوں ۔ پر جس نے قفس قادیان دیکھا ہو اوس کو اور کوئی قفس کیوں کر پسند آوے ۔ اسواسطے عنقریب اُڑتا ہوں اور دارالامان پہنچتا ہوں ۔

شکریہ میں اس سفر میں جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور اون کے ملازم میاں امام الدین صاحب کی محبت بھری مہمان نوازی کا اور ملک کرم الٰہی صاحب کی مخلصانہ رفاقت کا اور حکیم عبد الجلیل صاحب (جن کا نام میں نے پہلے آرٹیکل میں محمد جمیل لکھدیا ہے) اور مستری احمد دین صاحب اور بابو فضل الٰہی صاحب اور مولوی فضل الٰہی صاحب اور دیگر دوستوں کا شکر گذار ہوں ۔ جو اکثر اوقات میری خاطر داری میں میرے ساتھ رہے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں حسنات عطا کرے ۔ اور ایسا ہی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا شکریہ ہے کہ اونہوں نے میری عدم موجودگی میں تمام کام اخبار کا پورا کیا ۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

مراسلات

عرض حال

سلام علیکم طبتم

یہ عاصی عرصہ پانچ سال سے حضور اقدس کی مخالفت پر زور دیتا رہا ۔ اور بلاد حیدرآباد دکن کلکتہ و کوچک امریکہ وغیرہ میں اپنی زشتی کارروائیوں سے ابنا ر عالم کو تسخیر کرتا رہا ۔ لیکن ڈوٹی کی تغیر حشمت نے میرے دل پر ایک ایسا اثر ڈالا ۔ کہ آخر کار مجھکو اپنی مُفسدہ پردازی سے توبہ ہی کرنی پڑی ۔ چنانچہ یہ عاصی جس وقت ہندوستان میں آیا ۔ معاً حضور اقدس سے تضرع کی ۔ اس فقیر کو دنیوی حشمت و دولت کی ضرورت نہیں کیونکہ اوس خالق برحق نے حقیر کو ایک عظیم الشان خاندان میں پیدا کیا ہے ۔ ہاں اگر کچھ تشنگی ہے تو روحانی قوت کی تشنگی ہے ۔ سو میرا خدا مجھکو عطا کریگا ۔

خیر ۔ قصہ کوتاہ ۔ حضرت کے سامنے مضامین نظم و نثر پیش کر کے ملتجی ہوں ۔ کہ اس کو پرچہ بدر میں شائع کرنا گویا اس عاجز کو پیش دار حضور اقدس کے قصیدہ خوانوں میں گنوا دینا ہے ۔ اگرچہ یہ امر پہلے سے میرے خاطر نشان رہے ۔ کہ علامہ ایڈیٹر بدر سے ایسی درخواست کرنا گویا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے ۔ مگر اس نظر سے کہ تعرف الاشیاء باضدادہا بد صورت کے مقابلہ میں حسین کے حسن کو اور رونق ہوتی ہے ۔ شب تار میں شمع کی روشنی زیادہ ضیا دیتی ہے ۔ زیادہ والسلام

اللّٰھُمَّ اھد قومی فانھم لا یعلمون

ایک شیعہ صاحب کی تحریر ہمارے پاس اس مضمون کی آئی ہے ۔ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ مہدویت کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ امام مہدی کے ظہور کا بہت بڑا نشان رمضان میں کسوف و خسوف کا ہونا بتایا گیا ہے اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جاوے ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اس میں شک نہیں ۔ کہ ایک طرف تو اہل سنت مہدی و مسیح کے منتظر ہیں اور دوسری طرف حضرات شیعہ ایک آخری امام کی راہ تک رہے ہیں پس ان دونوں گروہوں کا باوجود سخت باہمی اختلاف کے ایک بات پر متفق ہو جانا اس امر کا ثبوت ہے ۔ کہ اس بات کی کچھ اصلیت ضرور ہے

اگرچہ ان دونوں فرقوں نے اصل حقیقت کو افسانہ کا لباس پہنا دیا ہے ۔ لیکن حواشی اور زوائد کو حذف کر دینے کے بعد اس قدر مشترک ضرور قابل قبول ہے ۔ کہ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان امام کے ظہور کی خبر دی ہے ۔ پھر چونکہ اوس کے لئے ضرور تھا کہ کوئی علامت مقرر ہوتی ۔ لہذا مخبر صادق نے اس آخری امام کے لئے دو جلی نشان خسوف و کسوف کے بتائے ہیں جو سنی شیعہ دونوں کو مسلم ہے اور وہ ایسی قوی حجت ہے جسکے قبول کرنے سے کسی دانشمند کو انکار نہیں ہو سکتا ۔

اگرچہ کسی روایت کو مجروح یا واجب القبول ٹھیرا دینا آسان ہے ۔ مگر جو روایت پیشگوئی پر مشتمل ہو اور پیشگوئی اپنے مفہوم کے موافق وقوع میں آجائے ۔ تو اس سے بجز ضدی اور کورہ باطن کے کون انکار کر سکتا ہے ۔ دار قطنی میں جو اہل سنت کے یہاں بڑے پایہ کی کتاب ہے یہ روایت ماثور ہے کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں ۔ جو زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت سے کبھی ظہور میں نہیں آئے ۔ وہ دونوں نشان یہ ہیں ۔

ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ۱۲

کہ رمضان کے مہینہ میں جو چاند کو تیرہویں تاریخ خسوف ہوگا جو قمر کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے اور سورج کو اٹھائیسویں رمضان میں کسوف ہوگا ۔ جو سورج گرہن کے تین دنوں میں سے درمیان کا دن ہوگا ۔

اسی طرح نصرانیوں میں بھی صحیفہ یسعیاہ نبی باب ۲۴ ورس ۲۳ میں ہے ۔ (اور چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ) تب رب الافواج کوہ صیحون پر سلطنت کریگا ۔ اسی بنا پر پادری ولف نے بڑے قوی دلائل سے دعوے کیا تھا کہ بلاشک مسیح موعود ۱۸۴۷ء میں نزول فرما دیں گے ۔

قطع نظر حضرات شیعہ بھی آخری امام کے ظہور کے لئے کسوف و خسوف کو ایک عظیم الشان نشان تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ بابویہ قمی کی کتاب اکمال الدین میں جو شیعوں کے یہاں نہایت مستند کتاب ہے ۔ کئی روایتیں اس کے متعلق مذکور ہیں ۔ شیعوں کا فرض تھا ۔ کہ نہایت سچے دل سے کسوف خسوف کے موافق ظاہر ہونے والے کو سب سے پہلے قبول کرتے کیونکہ یہی لوگ سب سے زیادہ حضرت امام کے منتظر تھے ۔ اور رات دن اون کے ظہور کے لئے

دعائین مانگتے تھے۔ مگر ہم کو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شیعون نے تو بالکل ان نشانون سے فائدہ نہین اوٹھایا

اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) سے بجمیع الوجوہ منہہ پھیر لیا۔ مین نہین سمجھ سکتا۔ کہ شیعون کے پاس اب کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ کیون اوس قدوس کو قبول نہین کرتے جسنے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالے نے اوس کی صداقت کیلیے مخبر صادق کی پیشگوئی کیموافق ماہ رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ مین کسوف وخسوف کا نشان بھی کردیا۔ مین حیران ہون کہ کب تک حضرات شیعہ غار کی طرف اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہین گے آنے والا آگیا اور آسمان نے کسوف خسوف سے اوس کے صدق پر گواہی دیدی۔ اور خدا کے فضل سے یہ دونون نشان پورے ہوگئے۔

مگر افسوس کہ بہت سے بدقسمتون نے آسمانی نشانون سے منہہ پھیر لیا اور تکذیب اور افترا پردازی مین وہ وہ باتین بنائین جو یہود کی گستاخیون کو یاد دلاتی ہین۔

نظم

درچمن ہائے جہان باد بہاران آمد
بلبلان مژدہ کہ فصل آمد و خندان آمد

این چہ شوریست کہ جنبش ہمہ منوال بلند
اینکہ دوریست کہ باعیسیٰ دوران آمد

آن خدائیکہ دہد روح ورگ ہ خون روان
دوش درگوش زدہ عیسیٰ دوران آمد

حیرتے گشت کہ آن احمد موعود کجاست
دل ندا داد ہوش باش کہ شادان آمد

ملک پنجاب ز اقدام سعادت سعد ست
قادیان جائے سکونت زیزدان آمد

مصحف روئے صفائش بہ تلاوت دارید
مژدہ اے اہل وطن مظہر قرآن آمد

ظلمت کفر جہان از کرم خویش زدود
بخدا بیخ کن بدعت وعصیان آمد

مقبلان رقص کنانند کہ از پردۂ غیب
ہادیٔ دین نبیؐ فخر سلیمان آمد

استقامت بہ پذیرائی دل خواہندہ نفس
ہان یقین دار کہ آن صاحب ایقان آمد

روشنی چون نہ شود در رہ تاریک دلان
مہر انوار جہان یوسف کنعان آمد

لم یزل لمعہ ز پیشانیٔ انور پیداست
تاج بر فرق نہادہ شہ شاہان آمد

ظلمت کفر جہان چون نہ منور گردد
چشم را روشنیٔ مشعل عرفان آمد

خلق چون گفت ترا خاطی وکاذب ز فساد
بیرون از چشم زمانہ در غلطان آمد

گفت در گوش جہان نعرۂ او حیام
شاد باشید کنون مسلم ایمان آمد

خاکسار مرزا حسام الدین طالب علم۔ فیض آباد محلہ مغلپورہ بردولت سرائے محمود عالم صاحب سب ایجنٹ۔

سلک گہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب زاد لطفہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس زمانہ مین اسلام کے برخلاف جس قدر زور سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ اس کے ثبوت مین یہی کہنا بس کرتا ہے۔ کہ اسلام کے محافظ حقیقی نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو (بابی انت وامی) سلطان القلم بنا کر بھیجا ہے جسکے خادمون کی قلم تاریکی کے فرزند الدجال کے مقابل ذوالفقار حیدری اور شمشیر خالدی کے جوہر دکھا رہے ہین۔

اقتضائے وقت کیساتھ جب وہ جہاد فرض تھا۔ تو اس جہاد کی فرضیت مین بھی کیا کلام ہوسکتا ہے۔ صرف یہی ادائے فرض کا خیال ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو خدمت سامی مین بھیجنے کا محرک ہوا ہے۔

مین اپنی کلام کے رتبے سے بیخبر نہین لوگونکو ہنسنے دین۔ کیا یوسف علیہ السلام کی خریدار بڑھیا کو اپنی متاع کی قدر وقیمت معلوم نہ تھی۔ تھی اور ضرور تھی۔ پھر کیا ایسے خیالات نے اس کے جوش اور ولولون کو دھیما کردیا لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا۔ ولکن ینالہ التقوےٰ منکم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار غلام مرتضےٰ خان تمیم احمدی۔ جونڈلہ کرنال

قطعہ

کل مجھ کو اک مولوی نے یون کہا ٭ احمدیت سے تو کیون ٹلتا نہین
آگیا ہے افترا کے پھیر مین ٭ پھر کف افسوس کیون ملتا نہین
سن کے یہ مینے کہا اے بےخبر ٭ یہ فسون مجھہ پر ترا چلتا نہین
ہے یہ سب تیرا ہی کذب وافترا ٭ کاٹھہ کا ہرگز دیا جلتا نہین
کامیابی ہے صداقت کی دلیل ٭ جھوٹ ہرگز پھولتا پھلتا نہین

سلک گہر

مٹے راہ کے سب خطر دیکھہ لو
وہ آیا امیر ماہ ہمر دیکھہ لو
خدا نے تو اب وقت پر لی خبر
چلا تھا بگڑ خشک وتر دیکھہ لو
ہے لاریب اللہ کا پہلوان
چلو وہ یل نامور دیکھہ لو
جہان وار ہوتا ہے اسلام پر
مقابل مین باندہے کمر دیکھہ لو
میان! جارہی ہے صدی چودہوین
تم اس چودہوین کا قمر دیکھہ لو
ارادون مین اس کے ظفر دیکھہ لو
دعاؤن مین اس کے اثر دیکھہ لو
درختے کہ دیروز اوسے نشاند
وہ اب دے رہا ہے ثمر دیکھہ لو
ملی اولین سے صف آخرین
ہوئی اب وہ پوری خبر دیکھہ لو
وہ شیر خدا مہدیٔ دین پناہ
تمہارے ہی پیش نظر دیکھہ لو
پڑی آج تک کس پہ رجز خلاف
جواب بھی ہے کچھہ زد وزر دیکھہ لو
مسلط ہے عالم پہ طاعون وقحط
شرارت کا سود وضرر دیکھہ لو
یہ نایز ہے تسبیح خوان امام
لیئے ہاتہ سلک گہر دیکھہ لو۔

ضرورت

مخدومی اخویم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ہان ایک خادمہ کی ضرورت ہے چونکہ یہ ایک نیک اور پر اخلاق خاندان ہے اسواسطے جو خادمہ ان کے ہان رہیگی وہ امید ہے کہ ہر طرح سے خوش رہیگی۔ خواہشمند اصحاب بمعرفت ڈاکٹر صاحب موصوف یا براہ راست مطلع فرماوین۔

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار رئیس بھیرہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوال ۔ جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونہون نے یہ یہ کام کئے تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنھون نے نہ تو کوئی مُردہ زندہ کیا اور نہ مادرزاد اندھون وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیان بنائیں اور نہ ہی زندہ آسمان پر جا سکے ۔

جواب ۔ چُپ ۔

(۱) مینے کہا کہ سُن اچھی طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیان بنائیں جیسی کہ آجکل انگریز ولایت کے کھلونے بناتے ہین جو کہ چلتے پھرتے بولتے اڑتے ہین ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس نجاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہین ہے کہ وہ چڑیان بنا لیتے ہون یا عمل الترب کے ذریعہ یہ عجائبات دکھلائے ہون ۔ ورنہ زندہ جانور بنانا سوائے خدا کے کسی کے اختیار مین نہین اور خداوند کریم اپنی کلام پاک مین بار بار فرماتا ہے کہ ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین و آسمان مین ہے سارا ۔ اور کوئی شخص ایک مکھی کی ٹانگ نہین بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے (۲) مردے زندہ کرنا ۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مرے ہوئے ہرگز واپس نہین آسکتے ۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو ضرور تھا ۔ کہ وہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا مین منادی کرتا کہ مین نے اون کو نہین مانا ۔ تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہونچی تم اب انہین مان جاؤ ۔ مگر ایسا بھی نہین ہوا ۔ ؎

کوئی بھی مرکر تو پھر آیا نہین ✽ یہ تو فرقان نے بھی تبلایا نہین

البتہ انہون نے کچھ روحانی مردے زندہ کئے اور زاد اندھون سے مراد ہی وہی شخص ہین جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے ۔ دین کی طرف کچھ بھی خیال نہ کیا ۔ ایسے ہی کوڑھی جن کے الون پر بے دینی کے باعث بدنما دھبے اور داغ پڑ گئے تھے ۔ کفر شرک سے صاف کر کے شفادی ۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے ۔ بلکہ وحشیون درندون سے انسان اور انسانون سے باخدا انسان بناوے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہین کر سکتا (بیوی چپ) مین نے کہا بیوی صاحب جو چیز کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور ٹوٹتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے ۔ کُل نفس ذائقة الموت ۔ پھر مین نے کہاکہ اے میری بزرگو! ان کے قدم بہ قدم نہ چلو (یعنی یہود) جنھون نے ایلیا نبی کا انتظار قادر نہین مانتی ۔ مینے کہا کہ قادر تو ضرور مانتی ہون مگر یہ بھی اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ خلاف اپنی سنت کے باتین نہین کرتا ۔ فلن تجد لسنة اللہ تبدیلا ۔ اگر کوئی شخص رو رو کر دن کو دعا مانگے ۔ کہ اسیوقت رات ہو جاوے ۔ تو کیا قادر خدا اپنی سنت کے خلاف رات کر دیگا نہین ہرگز نہین ۔ وہ اپنے قوانین نہین بدلتا (بیوی چپ)

پھر آگے دیکھو قرآن کریم مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود اقبال کر رہے ہین ۔ فلما توفیتنی ۔ یعنے جب تک مین ان مین زندہ رہا گواہ ہون ۔ کہ اونہون نے مجھہ کو اور میری والدہ کو خدا نہین بنایا مین نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔ کہ بہنون فوت کے معنے کیا ہین سب نے کہا مرنا ۔ مین نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہین ۔ کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تھا ۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ ؑ اس دارفانی سے چل بسے اور وہ پھر واپس بھی نہین آسکتے (جواب) نہین وہ آسمان پر اُترینگے (سوال) بالفرض آپکے کہنے کے بموجب کسی (بیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بناتے ہین نازل ہوے آئین تو پھر کیا ہزارہا بندگان خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا نہ ہوا نہ بنینگے (جواب) ان کے آتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی ۔

سوال ۔ اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاوینگے کوئی ایسی نظیر نہین ملتی اس خاتم المرسلین کے عہد مین بھی ساری دنیا چھوڑ سارا عرب بھی مسلمان نہ ہو سکا (کئی ابو جہل کی خصلت والے رہے) جسکی روحانی طاقت سب پیغمبرون سے تیز اور بالاتر تھی ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بیچارے کس گنتی مین جنھون نے عمر بھر مین صرف چند مُرید بنائے سوا ایک نے کہوٹے دامون پر بیچ دیا ۔ تو دوسرے نے سامنے منہ پر لعنت کی ۔ اگر تھوڑی دیر کے واسطے ہم مان بھی لیوین کہ وہ ۱۹۰۸ء برس کی جمع کی ہوئی طاقت سے ساری دنیا کو مسلمان کر دین ۔ تو پھر ایک اور مشکل کا سامنا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ غلط ٹھہرتی ہے ۔ جاعل الذین اتبعوک ...... الی یوم القیامة ۔ اے عیسیٰ تیرے ماننے والون کو تیرے نافرمانون پر قیامت تک غلبہ دئے رکھونگا اب تبلاؤ ۔ کیا کیا جاوے ۔ یہ آیتین تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ مین سد سکندری بن گئین ۔

جواب ۔ جھنجھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہین ۔ (جواب الجواب) مینے کہا استغفار کرو ورنہ کافر ہو جائیگی ۔ وہ قرآن کریم جس کا خود خداتعالےٰ محافظ ہے اور جسمین کوئی آجتک نقطہ زبر زیر نہین بڑھا گھٹا سکا ۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے ۔ کہ فاتوا بسورة من مثلہ الخ مگر مخالف آجتک کوئی صورت ایسی نہین لا سکے اور نہ لا سکینگے

جواب ۔ قرآن شریف مین پہلے شراب حلال لکھی ہے اس آیتہ کو منسوخ کر کے دوسری مین حرام کر دی ۔

سوال ۔ آیتہ نکال کر دکھاؤ کہان شراب کے حلال ہونیکا ذکر ہے مگر نہ وہ کہا سکی ۔ سخت خیرہ اور ششدر ہوئی ۔ اس وقت مجھے حضرت اقدس کا وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری اہانت کرتا ہے اوس کی مین خود اہانت کرتا ہون ۔ (س) آگے سنو ۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ مانگا ۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لا اور اُترو تو اونہون نے فرمایا ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا ۔ پاک ہے اللہ ۔ مین تو اس کا بندہ اور رسول ہون ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری مقیم ہوئے ۔ تو کیون حضرت رسول کریم اوس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے ۔ اور جوابدیا ۔ مین اوس کا رسول اور بندہ ہون ۔ آسمان پہ کیسے جا سکون اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوتی ۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر موجود ہین تو وہ ضرور کہتے کہ دیکھو فلانا نبی اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے ۔ تم کیون نہین جاتے ۔ مگر اونہون نے نہین کہا کیونکہ وہ جانتے تھے ۔ کہ جیتا انسان آسمان پر نہین جا سکتا ۔ ہوا اوس کی سنت نافعت ہو جاتی ہے ۔

(ج) کیا محمد مصطفےٰ معراج مین آسمان پہ نہین گئے آپ اس کے منکر ہین مینے کہا ہم معراج کے ہرگز منکر نہین رسول کریم کا معراج عین بیداری کی حالت مین نہایت اعلیٰ کشف تھا جسمین اونہون نے حضرت یحییٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ کو اکٹھے دیکھا کیا زندہ اور مردہ ایک جگہ ٹھہر سکتے ہین اور اگر اکٹھے رہ سکتے ہین تو امتیاز کیا ہوا ۔ (باقی آئندہ)

م کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب دیدیا اور مغضوب علیہم کا خطاب پالیا ۔ (جواب) کیا تم خدا کو

مُساوی حقوق

جانتا اچھی طرح ہون مین رموز پالٹیکس
اور آئین جہانبانی مین ہون مین باخبر

کر نہین سکتا ہون ان دو مین مین تفریق کچھ
سلطنت کو میری اس سے سخت پہنچیگا ضرر

ایک کو مین دوسرے پر کس طرح ترجیح دون
کشور ہندوستان ہو جب کہ ان دونو کا گھر

سلطنت مین کیون نہ دونون کے مساوی ہون حقوق
ملک کی خدمت پہ جب دونو نے باندہی ہو کمر

میری شان معدلت سے یہ بہت ہوگا بعید
ایک سے ہو اُلفت تنفر دوسرے سے ہو اگر

سلطنت کو میری ان دونو کے دم سے ہے قیام
مملکت کو ہے بقا میری انہی سے سربسر

ہے انہی دونو سے وابستہ حکومت میری آج
یہ نہین تو پھر کہان یہ تخت اور یہ تاج سر (انا)

قحط سالی

سرکاری تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ مین شمالی ہند اور برہا مین کسی قدر بارش ہوئی۔ پنجاب مین اس کی ضرورت شدت سے پائی جاتی ہے۔ صوبجات متحدہ کے اضلاع مین بارش اچھی ہوئی ہے لیکن بعض اضلاع مین ضرورت سے زیادہ برس گیا ہے۔ مگر تاہم ابھی تک بارش کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کیونکہ جو فصل بعد مین بوئی گئی تہی اوس کیلیے ضرورت بدستور پائی جاتی ہے۔ ان اضلاع مین اناج پک رہی ہے لیکن قحط زدگان کی تعداد بدستور ترقی پر پائی جاتی ہے ان صوبجات مین دس لاکھ آدمی امدادی کامون پر لگائے گئے ہین اور ۳ لاکھ ۵۴ ہزار مفت خوراک پاتے ہین۔ علاوہ ازین بلرام پور کے تعلقہ مین ۲۵۹۲۹ آدمی گھٹ گئے ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگون مین بددلی گھر کر رہی ہے۔ اور اسی باعث جرائم کی تعداد ترقی پر پائی جاتی ہے۔ پنجاب مین امدادی کامون سے ۱۲۱۹ آدمی گھٹ گئے ہین۔ وسط ہند مین زیادہ تباہی ہو رہی ہے۔ چنانچہ بھوپال ایجنسی مین ۱۳۴۵۰۰ امدادی کامون پر لگائے گئے اور ۲۰۵۰۰ مفت خوراک پا رہے ہین۔ اندور مین بہی مفت خوراک دیجاتی ہے۔ قحط زدگان کی حالت اچھی بیان کی جاتی ہے اور پیداوار بہی خاطرخواہ حالت مین ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بنگال مین امدادی کام کرنے والون کی تعداد گھٹ کر ۳۶۶۸ رہگئی ہے اور مفت خوراک پانیوالے ۲۱۷۵ آدمی ہین۔ ممالک وسطی مین فصل اچھی ہونے کے باعث امدادی کام کرنے والے گھٹ کر ۲۳۱۷ رہ گئے ہین خاص امدادی کام ۲۱۸۵ جولاہون کو دیا گیا ہے تاہم مفت خوراک پانیوالے ۱۸۱۰۵ پائے جاتے ہین بمبئی مین ۱۹۰۰ آدمیون کو امدادی کامون پر لگایا گیا ہے اور خم مین نئے کام جاری کئے گئے ہین۔ (عام)

چین و جاپان

مین جو کشمکش ہونیکا اندیشہ تھا وہ پچھلے ہفتے فیصل ہوگیا چین نے جاپانیون کے تمام مطالبات مان لیے اور جہاز ٹٹسومارو کو چھوڑ دیا۔ جس وقت ٹٹسومارو نے اپنا نشان اڑایا۔ تو حسب شرائط چینی جنگی جہازون سے سلامی سر ہوئی۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ زبردست ہر بات کے کرانے پر قادر ہے۔ چین مین اس واقعہ پر سخت شور مچ گیا ہے اور اہل چین جاپان اور جاپانی مال کو بائیکاٹ کردینے پر تُل گئے ہین۔ خدا ہی خیر کرے۔

شرم ہے

پنجابی اخبار مین ہمین یہ پڑھ کر ازحد رنج ہوا ہے۔ کہ پچھلے انٹرنس کے موقعہ پر ایک شخص میان عبدالکریم بی۔ اے نامی نے بہت شرمناک کارروائی کی۔ وہ انٹرنس کے امتحان مین نگرانی کر رہا تھا اور اوس کا چھوٹا بھائی امتحان مین شامل تھا۔ اوس شخص نے ایک لڑکے کی جواب کی کاپیون پہ نمبر بدل کر اپنے بھائی کا نمبر لکھنا شروع کر دیا۔ آخر سپرنٹنڈنٹ نے تاڑ لیا۔ یہ شخص مشن سکول گجرات مین ملازم تھا وہان سے فوراً موقوف کر دیا گیا۔ یونیورسٹی کے پاس رپورٹ ہوئی ہے کہ اوس سے بی۔ اے کی ڈگری چھین لی جلئے۔

ہمین یہ معاملہ سنکر سخت رنج ہو پہنچا ہے جب استادون خصوصاً گریجوایٹ استادون کی طرف سے یہ کارروائی ہونے لگی تو خدا ہی محافظ ہے۔

یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ ان صاحب کا نام ایکسٹرا اسسٹنٹی کے امتحان مین بہی درج تھا۔ شکر ہے کہ جلد پتہ لگ گیا ورنہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہو کر یہ معلوم کتنے لوگوان کے گلے پر چھری پھرتی۔ اور کتنے نمبر بدلتی۔

الہ آباد

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاشین برآمد ہوئین ہین جن کی نسبت کہا جاتا تہا خودکشی کا باعث پولیس کی سختی ہوئی ہے انسپکٹر جنرل پولیس نے خود تحقیقات فرمائی اور سب انسپکٹر کرامت حسین کی نسبت تین الزام قائم کئے۔ (۱) اوس نے عورت کا زیور بغیر کسی وجہ کے زبردستی اُتروالیا۔ (۲) وہ اون کے ساتھ سختی سے پیش آیا جسکی وجہ سے کل خاندان نے خودکشی کی۔ جب لاشین برآمد ہوئین۔ تو اوس نے شناخت کی کوشش نہین کی اور ارادۃً لاشون کو پوشیدہ رکھا اور خود کو محفوظ رکھنے کے لیے غلط روزنامچہ مرتب کیا۔ سب انسپکٹر مذکور برخاست کر دیا گیا ہے۔ مگر وہ اپیل کرنا چاہتا ہے۔ آ۔ ار

تصحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ مارچ مین آپکے نامہ نگار جھنگ سیالی نے اسٹیشن پھگواڑہ کے متعلق خبر تو ٹھیک دے رکھی ہے لیکن اس قدر غلطی ضرور ہے کہ اس بدنما فعل کا مرتکب اسسٹنٹ بکنگ کلرک ہوا ہے جو ہندو ہے۔ بکنگ کلرک مسلمان ہے اور نہائیت درجہ خلیق اور نیک آدمی ہے اور بہت احتیاط سے کام کرنے والا ہے عرصہ سے اس اسٹیشن پر تعینات ہے اور کبھی کسی قسم کی شکائیت نہین سُنی گئی۔ عوام اوس سے خوش ہین۔ براہ مہربانی آپ اپنے اخبار مین اس کی تردید فرماکر بجائے بکنگ کلرک کے اسسٹنٹ بکنگ کلرک لکھدین۔ فقط

یہ بہی کہدینا ضروری ہے کہ پہلے اس اسٹیشن پر بابو جیون خان صاحب سٹیشن ماسٹر تھے جو بڑے خلیق اور مسافران کو آرام دینے والے تھے اب وہ یہان سے بٹالہ کو تبدیل ہو گئے۔ اور جو امن اور آسائش مسافرین کو اون کی ذات سے تہا وہ اپنے ساتھ ہی لیگئے۔ ہم چاہتے ہین کہ وہ پھر یہان تبدیل ہون۔ افسران ریلوے ضرور اس طرف توجہ فرمادین۔

الراقم۔ محب الرحمن۔ از موضع حاجی پور متصل پھگواڑہ

بنکون کا دیوالہ

پیرس مین چند بنکون کا دیوالہ نکل گیا ہے جس سے بہت سے چھوٹے تاجر دیوالیہ ہو گئے ہیں اور

مارسیلز میں تباہ ہو گئے۔ ان بنکوں پر نہایت دردناک نظارے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ بعض اسپننش کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

چوری

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر چلتی گاڑیوں میں چوری کی وارداتوں کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال میں بی۔این ریلوے پر چار مسافر جو قلعہ آگرہ کو جا رہے تھے۔ اون کا سامان چار مسلح آدمی چرا کر سنگوپا کے اسٹیشن پر کود پڑے۔

زلزلہ۔ مانڈلے میں زلزلہ کا ایک جھٹکا پھر محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہاں نہیں آیا تھا۔

ٹرنسوال میں ہندوستانیوں کی جد و جہد کے متعلق لارڈ کرزن کی رائے

لارڈ کرزن نے دارالامرا میں اس مضمون پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے چونکہ گذشتہ سروس کی وجہ سے ہندوستانی معاملات کی نسبت واقفیت ہے اسلئے میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی قلیوں اور اون کے علاوہ تعلیمیافتہ شخصوں میں بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنا ہیں) یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خود انہیں ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہیں نوآبادیوں میں بھیجتے ہیں جہاں وہ اپنی محنت سے پیسہ کماتے ہیں لیکن اس جگہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر اون کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اون سے کتوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ان پر محض اون کی خوبیوں کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے اور نہ اون میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں ہوتا کہ وہ کفایت شعار محنتی اور پرہیزگار ہوں۔ یہ حالت دیکھ کر انہیں یاد آتا ہے۔ کہ ہم اوس سرکار انگریزی کی ہیں جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور ناٹال کو دشمنوں کے چنگل میں آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپ نے بلیو بک میں ایک عرضداشت دیکھی ہوگی۔ جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیوں نے روانہ کی تھی۔ یہ ایک نہایت دردناک اپیل ہے جسے پڑھ کر ہر شخص کا دل بارے ہمدردی کے اچھل رہا ہے۔ میں اس بارے میں اگر زیادہ بحث کروں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندوستانی ایک انگلش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہیں۔ اس میں اون کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ ہماری تحریروں اور تقریروں اور کتابوں کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کے دلوں میں اب اس آزادی اور یکسانیت کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل تعریف ہے، میرے خیال میں ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ اون کی ان خواہشات کے راستے میں حایل ہوں کیونکہ انہی پر ایشیائی آبادی کی وفاداری کا انحصار ہے اس سے زیادہ میرے خیال میں مجھے اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

یا للعجب

لنڈن ٹائمز کے صیغہ اشاعت کتب نے حال میں ایک بسیط اور مکمل سلسلہ تواریخ عالم کا شائع کیا ہے اور اپنے نزدیک بہت کچھ داد تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریظ یا انتقاد کی نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق محققین یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح اون کا دعوے ہمہ دانی اس بارہ خاص میں غلط اور سراسر ہیچ ثابت ہوتا ہے۔ فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں بلکہ بہت سے اچھے تاریخ دانوں کا ہے) نے اسپین اور حکومت اسلامیہ اندلس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا بھی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے فی الواقع بہت اعلے ہے۔ لیکن اوس کے تحت میں جو تفصیل نمونہ کے ماخذ کی بتائی ہے اسے پڑھ کر ہم بے اختیار ہنس پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہیں سے ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل ہے۔

ولن یقوت الغنی منہ یدا ترتبت ان الحیا
وجن مشقلا لو خصہ موسکلا
منقول۔

Specemen of
Arbic writing (from
an old Manus cript
of the Koran)!!!

اس نمونہ کی عبارت میں جسکو لائق مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہیں۔ پہلی سطر مشہور قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ رضؓ) کا ایک کامل شعر ہے۔ یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہرگز نہیں۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ نتیجہ نکالنے پر معذور ہوں گے کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہیں ہیں۔ (وطن)

پچھلے سال کے فائل

بدر میں جیسے قیمتی مفید اور علمی مضامین پچھلے سالوں میں چھپتے رہے ہیں اور جس التزام سے خدا کی تازہ وحی کا اندراج ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہیں۔ جو اصحاب اپنے معلومات میں اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہیں۔ وہ خرید لیں ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جانیوالا ہے قیمت تین روپے مکمل فائل کی لی جائے گی محصولڈاک علاوہ۔ مینیجر "بدر" قادیان

ایک رعایت

جو صاحب دو دو خریدار پیشگی قیمت والے دیں گے ہم انہیں اور اون کے دئے ہوئے خریداروں کو ۲ روپے سالانہ میں ۱۶ صفحہ کا اخبار دیں گے۔

یہ صرف اسلئے رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ میں روپے کی سخت ضرورت ہے انصار بدر اپنی مثمر کوششوں سے عند اللہ ماجور ہوں اور عندی مشکور

مینیجر "بدر"

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

بدر کے جن ہمدرد و مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے دوستوں نے ۹ جنوری کے وی پی واپس کر دئے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں انہ براہ مہربانی جواب سے ضرور ممتاز کریں اور اپنا حساب صاف کر کے انصار بدر میں شامل ہوں۔ مینیجر بدر

بلاد اسلامی

افغانستان مین ترقی کے آثار

ہمعصر آبزرور لاہور مین کابل کا ایک نامہ نگار کی چھٹی چھپی ہے جس سے افغانستان کی جدید ترقیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ

"جب سے ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان سیاحت ہند سے واپس کابل تشریف لائے ہین۔ افغانستان مین اصلاحات کے اجراء کی کوشش نہائت سرگرمی سے کر رہے ہین۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اس سیاحت سے ہز میجسٹی کو گورنمنٹ ہند سے صرف رشتہ اتحاد ہی مستحکم کرنا مقصود نہ تہا۔ بلکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے انگریزی نظم و نسق کی خوبیون کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہتے تہے۔ کابل پہونچ کر سب سے پہلے ہز میجسٹی نے ایک زنانہ ہسپتال قائم کیا۔ اس کے بعد شہر کی تنگ اور خام سڑکون کو فراخ اور پختہ بنوایا۔ بجلی کی روشنی کی گئی اور حفظان صحت کی طرف توجہ فرمائی لیکن ان تمام اصلاحات کے لئے امیر صاحب کو روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے امراء و ارکان دربار جو شہر کے خراب اور تنگ و تاریک محلون مین سکونت رکھتے تہے اب شاہی محلون کے نواح مین سکونتی مکان تعمیر کرا رہے ہین۔ حبیبیہ کالج مین طلبار کی تعداد ۰ ۱۵ اور مدرسین کی ۲۶ تک پہونچگئی ہے مولوی نجف علی خان دیگر فرائض کے علاوہ انسپکٹر محکمہ تعلیم کا کام بھی سرانجام دیتے ہین اور تین کابلی اسسٹنٹ انسپکٹر اون کے ماتحت ہین۔ ڈاکٹر عبد الغنی خان بی۔اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے زیر اہتمام و نگرانی ایک ترجمہ کا محکمہ قائم ہونیوالا ہے اور اوس کے لئے چند ہندوستانی عنقریب کابل پہونچنے والے ہین۔ ہز میجسٹی کو انجنیرنگ کیطرف بھی خیال ہے۔ ایک یوروپین ماہر فن کی زیر نگرانی کانون کی کہدائی کا انتظام ہو رہا ہے اور چند کابلی نوجوان کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ کل سے چلنے والے کئی چھاپے خانے قائم کئے گئے ہین اور ایک سرکاری مطبع ایک ہندوستانی کے زیر اہتمام قابل اطمینان کام کر رہا ہے۔ آٹا پیسنے کی دیسی چکیان جن مین ہر روز ہزار ہا من آٹا پستا ہے۔ کابل مین بکثرت پائی جاتی ہین۔ اون کو صاف کرنے اور اونی کپڑا بننے کے لئے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہین جن مین کلون سے کام لیا جاتا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ اہل کابل جاپان کی ساختہ اشیاء کو بہت پسند کرتے ہین۔ اور بازارون مین جاپانی مال کی بہت بکری ہے اس سے بہی زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ ہز میجسٹی اور ارکان دربار جاپان کے ملکی معاملات رسوم و رواج۔ مذہبی معتقدات اور طرز حکومت سے نہائت دلچسپی رکھتے ہین۔ کابل کا کارخانہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور وہان بہت عمدہ قسم کے آلات حرب طیار ہوتے ہین ہز میجسٹی اکثر بذات خود اون اسلحہ کا امتحان لیتے ہین جسکی وجہ سے یہ یورپ کے جدید ترین نمونون سے کسی طرح کم نہین ہوتے۔ ہز میجسٹی نے سیاحت ہند سے واپس آکر قلمرو افغانستان کا جو طویل دورہ کیا اور جسمین آٹھ ماہ صرف ہوئے وہ خصوصاً ذکر کے قابل ہے۔

ہز میجسٹی کابل سے روانہ ہو کر پہلے قندہار پہونچے جہان کئی روز قیام رہا اور صوبہ کے نظم و نسق مین کئی ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ پہر ہرات کو تشریف لے گئے وہان کے مشہور قلعہ کی قلعہ بندیون کا ملاحظہ کیا اور بہترین آلات حرب مہیا کرنے اور نہائت جری سپاہی متعین کرنے کا حکم دیا۔ اور روسی سرحد پر جس قدر قلعے ہین اُن سب کے متعلق اسی قسم کے احکام نافذ فرمائے صرف اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ روسی سرحد پر کئی نئے قلعے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ افغانستان کی مدافعانہ طاقت اور بہی مستحکم ہو جائے ہز میجسٹی جہان کہین تشریف لیگئے۔ وہان کی رعایا نے اون کا نہائت پرجوش استقبال کیا۔ اور اونہون نے بہی اکثر مقامات پر اون کی شکایات سنکر اصلاح و انسداد کی کوشش کی۔ خصوصاً کاشتکارون کے فائدہ کی غرض سے بعض ضروری موقعون پر نہرین کہودنے اور بعض دیگر زراعتی سہولتین پیدا کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ ہز میجسٹی جہان جہان تشریف لے گئے وہان لوگون پر اس دورہ کا اثر بہت اچہا پڑا۔ فقیر سید افتخار الدین اور حافظ احمد الدین بی۔اے بہی ہز میجسٹی کے ہمراہ تہے (دیکل)

حوادث

برہما کے مقام پیوبانہ مین ۱۸- مارچ کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ساٹھ مکان جل کر تباہ ہو گئے۔ دفتر جنگلات بمشکل آگ کی زد سے محفوظ رہا۔

۱۷- مارچ کو مانڈلے مین ایک برہمی کے مکان مین آگ لگ گئی۔ ۳۶ ملحقہ مکانات جل کر راکھ ہو گئے پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ فائر برگیڈ کی مدد سے آگ بر وقت فرو کر دی گئی۔ ورنہ چاول کے تین عظیم کارخانے جل کر تباہ ہو جاتے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴- مارچ کے اندر کل ہندوستان مین ۶۷۳۹ طاعون اموات ہوئین۔ تفصیل حسب ذیل ہے پنجاب ۱۶۵۹ بمبئی ۱۴۲۷- صوبجات متحدہ ۱۲۹۰۰- بنگال ۹۳۴- راجپوتانہ ۶۶۰- برہما ۲۴۲- میسور ۲۰۰- مدراس ۱۴۳- ممالک متوسط ۱۳- وسط ہند ۴۲- ریاست حیدرآباد ۷-

۱۹- مارچ کی صبح کو سٹیشن دیوبند کے قریب نمبر ۲۱ ڈاون پسنجر ٹرین کی چھ گاڑیان معہ انجن بالکل پٹری سے اتر گئین مگر خیریت گذری کہ کسی مسافر کو نقصان نہ پہونچا۔ وجہ یہ تہی کہ کسی نے شرارت یا نقصان پہونچانے کی غرض سے ایک ریل نکال ڈالی تہی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

شہر بہےپور مین طاعونی اموات کی اوسط آجکل ہفتہ وار چار سو کے قریب پہونچگئی ہے

برہما مین جنوبی ریاستہائے شان کے مقام یانگھوے مین ۶- مارچ دوپہر کو سخت آگ لگی۔ بعض عالیشان محل ۵ مندر ایک عارضی ہسپتال اور ۲۰۸ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ۸½ لاکھ کے روپیہ کا نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تازہ رپورٹ کے مطابق آجکل تمام ہندوستان مین قحط کے امداد یافتگان کی امداد ۱۵ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ صوبجات متحدہ مین ۵۰ ہزار ۳ سو کی بیشی اور ریاستہائے وسط ہند مین ۱۹½ ہزار کی کمی واقع ہوئی ہے۔

صوبجات متحدہ مین آجکل ۳۵ ہزار مربع میل رقبہ اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ باشندگان پر سختی قحط کا اثر نمودار ہے۔

شور و شر

تانجور علاقہ مدراس مین اس مضمون کے مطبوعہ اعلان شائع کئے گئے ہین کہ ہم کو چاہیے کہ سب ہندوستانیون کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور انگریزون کو مار ڈالنا چاہیئے پولیس اس شرارت کے بانیون کی تلاش مین ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ مین اعلان ہوا ہے کہ مقامات ٹوٹی کورن اور تناولی کے باشندون کی بدعنوانی کیوجہ سے وہان چھ ماہ کیلئے تعزیری پولیس متعین کی گئی ہے۔

بخدمت ڈاکٹران و اطباء سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انعقاد مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ

صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دار الامان اگرچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہے۔ مگر جیسے کہ سلسلہ میں گذشتہ دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت میں ہے جیسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی میسر کی جا سکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے مشکل سے مکتفی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی مہیا نہیں۔ انڈور مریضوں کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض طالب علم بھی علیحدہ نہیں رکھے جا سکتے ہیں۔ متعدی بیماروں کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جا سکتا ہے۔ نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر لمبی رخصتیں لے کر قادیان میں آ رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کے لئے کافی سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری کر سکیں۔ جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ روپیہ مہیا ہو سکے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر انجمن احمدیہ دوسرے احمدی احباب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اس ڈسپنسری سے علاج کرا سکیں۔ بلکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرانے کیلئے جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دور سے لوگ قادیان کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پا کر جائیں۔ چونکہ صرف سکول کی ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری ہو گئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۹۰۸ء سے شفاخانہ کی مد بجٹ میں دوسری مدات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مدات مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامیٰ و مساکین۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ میں پہلے سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مد کی آمد کے وسائل جدا ہیں۔ ابتک صیغہ شفاخانہ کی آمد کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری سے چھ ماہ تک امتحاناً صیغہ صدقات کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ یعنے جبتک کہ شفاخانہ کی مستقل آمد کی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور قرضہ صدقات سے اس مد میں روپیہ دیا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس مد سے واجب الادا ہوگا۔ اس صورت میں اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کرنے کے لئے کوئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری میں ترقی تو درکنار اس سال نہ اوزار آ سکتے ہیں اور نہ آئندہ سال میں دوائی آ سکتی ہے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ڈاکٹر اور طبیب حصہ لیں تا کہ اُن کی امداد سے ڈسپنسری جو نہایت ضروری جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی اشاعت کا بہت موجب ہو سکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے اگر سر دست شہر بشہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنے قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بنا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سر دست مفصلہ ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہوگا کہ ہسپتال کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اُس میں اپریشن روم اور انڈور مریضوں کے لئے کمرے بھی ایزاد کئے جاویں متعدی مریضوں کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد میں ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء کو ایک جلسہ کیا گیا جس کی روئیداد ارسال خدمت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے اتفاق رائے کیا۔ جو اس میں مندرج ہیں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اگرچہ جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جلسہ کے بعد اُسی روز جب اُن کو روئیداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ عنہ روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے شفاخانہ کی عمارت میں ایک دو اور احباب کو شریک کر کے اپنے گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین!

امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماوینگے اور عمل کر کے ثواب دارین حاصل کرینگے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹران و حکیم صاحبان سے اس عرضداشت کو پڑھ کر ان تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور خاکسار کو اطلاع دے کہ وہ ان تجاویز پر کاربند ہوگا تا کہ اس کا نام درج رجسٹر کیا جاوے زر عطیہ اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں۔

مرزا یعقوب بیگ۔ آنریری افسر شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئیداد جلسہ ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

حاضرین: ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ

اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقرر ہوئے باتفاق رائے منظور ہوا۔

۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تجویز پر باتفاق رائے منظور ہوا۔ کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کے لئے دیا کرے۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس ڈسپنسری کو بتدریج خوب ترقی دیجاوے۔ انڈور مریضوں کے علیحدہ کمرے اور اپریشن روم وغیرہ کی ضروری ایزادی کی جاوے۔ اور اگر یہ کافی ہو۔ تو بیرونجات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دیجاوے تا کہ یہ ڈسپنسری اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔

۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ابھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش ہی کی نہیں ہے۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دیجاوے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی زمین پر بنانا ہے ابھی بنا دیویں اور جبتک ہسپتال کمیٹی تیار نہ ہو وہ کرایہ پر دیدیویں۔ اس کا ذکر بھی کیا جاوے۔

۴۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد اس سال سے مقرر کی گئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش تھا منظور نہیں ہو سکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی ڈاکٹر و طبیب احباب سے وصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لئے بطور عطیہ کے سب اطباء و جماعت احمدیہ عطا فرماویں یعنے اسسٹنٹ سرجن صاحبان دس دس روپیہ اور ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان پانچ پانچ روپیہ فی کس و حکیم صاحبان روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت عنایت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے چندہ دیا

نام		کیفیت
مولوی حکیم نور دین صاحب		(وعدہ)
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب		”
” خلیفہ رشید الدین صاحب		”
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب		”
” مرزا یعقوب بیگ صاحب		”
” فیض قادر صاحب		وصول
” قاضی کرم الٰہی صاحب		وعدہ
” سید ستار شاہ صاحب		”
حکیم محمد حسین صاحب قریشی		وصول
حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ		”

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان قوم نے اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں تو قیمت بھی واپس دیدوں گا۔ راستی کے قدردان اسے خریدیں۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں جو واجبی اجرت پر شائع ہوتے ہیں۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۴۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ ״	۳۰	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ ״	۲۵	۱۲	۸	۴	۲½	ا؍
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲؍

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن مکرر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہو اور چار نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت عہ سالانہ عوام سے اور طلباء ۱۲ر لیجاتی ہے۔

المشتہر

مینیجر۔ تشحیذ الاذہان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں شمس بیعت چشتیائی و رہ و درائی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔

قیمت ۷ر۔ جلد منگایئے۔

در ثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۶ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اسکے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر بہت عمدہ خوشخط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد صہ غیر مجلد صہر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت ۳ر غلامی۔ اور عصمت انبیاء ۷ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ار

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ حضرت اقدس کی تائید میں۔ قیمت ۲ر

رسید زر

۲۳ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۷ - محمد اکبر صاحب عہ
۱۱۱۱ - غلام رسول صاحب ۶ر
۹۱ - نتھو خان صاحب للعہ
۲۴ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۸۲ - چوہدری غلام محمد صاحب للعہ
۲۵ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۳ - فقیر علی صاحب ۶ر
" - ہدایت اللہ صاحب ؎
۱۹۰۱ - محمد یوسف صاحب عہ
۲۶ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۹۰ - مل محمد خان صاحب للعہ
۱۹۰۸ - چوہدری محمد رشید صاحب للعہ
۵۹۵ - مستری محمد موسیٰ صاحب للعہ
۲۷ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۳ - گوہر علی صاحب للعہ
۱۹۲۶ - محمد اشرف الدین صاحب صہر
۳۲۸ - عبد الرحمن صاحب صہر
" " " صاحب ؎ر
۱۹۹۶ - منشی نور محمد صاحب صہر
۲۸ - مارچ ۱۹۰۸ء
۲۳۵ - گلاب الدین صاحب ۵ر
۲۹ - مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۱۵ - ابوبکر صاحب ؎
۱۸۸ - تاج الدین صاحب عہ
۱۴۵۹ - احمد نور صاحب ؎ہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر صاحب پروپرائیٹر کے اہتمام سے طبع ہوا